حقائق و معارف

از جناب ماہر القادری صاحب

حسرت سے شکوۂ قصر و ایواں کو نہ دیکھ سطوت کو نہ دیکھ ساز و ساماں کو نہ دیکھ
ہوتے ہیں بہت مہین نقشِ عصیاں دامن پہ نگاہ کر گریباں کو نہ دیکھ

کہنے کو یہاں ہزار میخانے ہیں سب ایک ہی جامِ مے کے دیوانے ہیں
توحید کو میں نے اس طرح سمجھا ہے اک شمع ہے بے شمار پروانے ہیں

جمشید کا دورِ جام باقی نہ رہا وہ عیش وہ اہتمام باقی نہ رہا
اللہ کی شانِ بے نیازی کی قسم کتنوں کا جہاں میں نام باقی نہ رہا

کانٹوں پہ بھی ایک شب گذر سکتی ہے بے راحت و بے طلب گذر سکتی ہے
کیوں نفس کو اپنے دے رہا ہے دھوکے جب زندگی بے طرب گذر سکتی ہے

جس نے اپنی خودی کو پہچانا ہے اللہ کو مانا ہی نہیں جانا ہے
بے جذبِ یقیں زندگی ہے لعنت دنیا کو یہی سبق تو سمجھانا ہے